رہے۔ عامر بن قیس ایک زاہد تابعی تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا" آؤ بیٹھ کر باتیں کریں" انہوں نے جواب دیا" تو پھر سورج کو بھی ٹھہرالو" یعنی وقت تو ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور گزرا ہوا وقت واپس نہیں آتا۔

خلیفہ اول ابوبکر الصدیق ؓ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ ہمیں کہیں اندھیرے میں نہ رہنے دے، ہماری کج فہمیوں پر ہمیں نہ پکڑ اور ہمیں وقت سے بے پروانہ بنا۔" خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق ؓ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ میرے لیے اوقات میں برکت عطا فرما اور انہیں صحیح مصرف میں لانے کی توفیق دے۔

جب تک مسلمان وقت کی قدر کرتے رہے، وہ دنیا کی سپر پاور رہے۔ وقت نے ہی امت مسلمہ کی گود میں ابن تیمیہ، ابن القیم، ابو نصر فارابی، اور البیرونی رحمھم اللہ جیسے موتی ڈالے۔ اس کے برعکس جب استعماری پالیسوں نے امت مسلمہ کی زندگی میں تن آسانی اور مادہ پرستی کا افیون داخل کر دیا، تو دنیا کی رہنمائی کرنے والی قوم کی زندگی کا بڑا مقصد "کھاؤ، مال بڑھاؤ" اور "عیش کرو" بن گیا۔ نتیجے میں آج مسلمان قوم بقول علامہ اقبالؒ ؎

ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ داں کے لیے

آیئے! عزم کرلیں کہ ہم ہر لمحہ کوئی مفید کام سرانجام دیں گے۔ اپنے قیمتی وقت کو فضول کاموں، لغویات، چغل خوری اور غیبت جیسے برے افعال سے ضائع نہیں کریں گے۔ بلکہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ غلبہ اسلام کے لیے وقف کریں گے۔ روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کو معمول بنائیں گے۔ سیرت رسول ﷺ، خلفائے راشدین اور دیگر سلف صالحین کی سیرت کی کتابوں کا مطالعہ کریں گے۔ وقت کی قدر کریں؛ کیونکہ دو چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں: "وقت" اور "موت"۔

❁❁❁❁

اقوال زریں:

انسان کو اچھی سوچ پہ وہ انعام ملتا ہے، جو اچھے عمل پر بھی نہیں ملتا؛ کیونکہ سوچ میں دکھاوا نہیں ہوتا۔

اگر آپ کی غیر موجودگی سے کسی کو کمی محسوس نہیں ہوتی ' تو آپ کا وجود ایک مذاق ہے۔

اچھوں کے ساتھ اچھائی کرو، بروں کے ساتھ برائی مت کرو؛ کیونکہ آپ گندگی کو گندگی سے نہیں دھو سکتے۔

رشتہ داریاں قدرت کا خاموش تحفہ ہیں۔ وہ جتنا پرانا ہوگا اتنا مضبوط، اتنا گہرا اور اتنا گرم جوش ہوگا۔

اگر آپ مسئلے کو حل کریں گے تو آپ ترقی کریں گے، اگر مسئلہ حل نہیں کریں گے تو مسئلہ ترقی کرے گا۔

اللہ نے ہر ایک کے لیے خوشیاں لکھی ہوئی ہیں؛ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ ہمیں اس وقت سے آگاہ نہیں کرتا۔

اوصافِ مسلم

حسن اخلاق: کامیاب ترین مبلغ

شیخ عبدالرزاق خان رحمه الله

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾[سورة النساء ١٦٤] ''یقیناً اللہ پاک نے اہل ایمان پر احسان عظیم یہ فرمایا کہ انہی میں سے ایک رسول بھیج دیا، جوان کو رب کی آیتیں پڑھ کے سناتا ہے، ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب الٰہی و حکمت نبوی کی تعلیم دیتا ہے؛ اگرچہ یہ لوگ اس سے قبل یقیناً واضح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔''

معلوم ہوا کہ تلاوت، تزکیہ اور تعلیمِ قرآن وسنت کے ذریعے بنی نوع انسان کا ان کے رب سے اور دوسرے بندوں سے تعلقات کو درست کرنا بعثت نبوت کے بنیادی مقاصد ہیں۔ انسانوں کے مابین مناسب اور مثالی تعلقات عام اصطلاح میں ''حسن اخلاق'' کہلاتے ہیں۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ کی مبارک زندگی میں حسن اخلاق نہایت نمایاں اور دائمی صفت تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی گوناگوں خصوصیات میں سے اس صفت کا تذکرہ ہمارے تزکیے کی بنیاد کے طور پر فرمایا ہے۔

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝﴾[القلم ٤] ''اور بیشک آپ حسن اخلاق کے عظیم منصب پر فائز ہیں۔''

پھر داعی کی کامیابی میں اخلاق کے ثمرات پر اس طرح روشنی ڈالی: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ﴾[آل عمران ١٥٩] ''رحمت الٰہی کے طفیل آپ ان کے حق میں نہایت نرم خو ہیں، اگر نوج آپ سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو لوگ آپ کے ہاں سے منتشر ہو جاتے۔''

ام المؤمنین عائشہؓ سے آپ کے اخلاق کے بارے میں تفصیلی بیان کا تقاضا کیا گیا تو آپ نے اپنے ساتھ بیتی ہوئی زندگی کے تجربات کا نچوڑ مختصر و جامع الفاظ میں بیان فرمایا: ''كان خلقه القرآن''[صحيح مسلم عن عائشة باب صلاة الليل] ''آپ ﷺ کے اخلاق گویا عملی قرآن تھے۔''

خادم نبوی انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں: ''كان رسول الله ﷺ أحسن الناس خلقا''

[بخاری باب الكنية للصبي ، مسلم باب الجماعة في النافلة] ''رسول اللہ ﷺ سارے انسانوں سے زیادہ بہتر اخلاق والے تھے۔''

عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ کا بیان ہے:''**لم يكن رسول الله فاحشا ولا متفحشا وكان يقول :إن من خياركم أحسنكم أخلاقا**''[بخاری باب صفة النبی ﷺ، مسلم باب كرمه وحيائه عن عبدالله بن عمرو] ''رسول اللہ ﷺ طبعاً فحش گو نہیں تھے اور (مزاح کے طور پر بھی) فحش گوئی کے اظہار سے اجتناب فرماتے تھے اور آپ ﷺ (لوگوں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہوئے) ارشاد فرماتے تھے:''بیشک تم لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔''

امین سنت نبویہ ابو ہریرہ ؓ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: وہ کون سی چیز ہے جو اکثر و بیشتر دوزخ میں پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا''**الفم والفرج**''''منہ اور شرمگاہ'' یعنی ان کا غلط استعمال بہت سے لوگوں کو جہنم کا ایندھن بناتا ہے۔ پھر سوال کیا گیا: وہ کون سی چیز ہے جو اکثر و بیشتر جنت کا حقدار بنانے کا ذریعہ بنتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''**تقوى الله وحسن الخلق**''[جامع الترمذی باب في حسن الخلق عن أبي هريرة وصححه] ''خشیت الٰہی اور حسن اخلاق'' ظاہر ہے کہ اللہ کا خوف باطنی اصلاح کی بنیاد ہے اور حسن اخلاق ظاہری اصلاح کی۔ پس جس کا ظاہر اور باطن صالح ہو اس کے جنتی ہونے میں کیا شبہ ہے!

اخلاقِ انسانیت کی تہذیب اور نفوس انسانیت کا تزکیہ تبلیغ نبوت اور مقاصدِ رسالت میں انتہائی بلند مقام کا حامل ہے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کو عطا کردہ ''حکمتِ دعوت'' کا سب سے بڑا مظہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے آئیڈیل خود مقرر فرما کر اس کے نقشِ قدم پر چلنے کو سعادتِ دارین کا ضامن قرار دیا ہے۔﴿ **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا** ۝ ﴾[الاحزاب ۲۱] ''یقیناً تمہارے لیے اللہ کے پیغمبر ﷺ میں بہترین نمونہ زندگی ہے، جو کوئی اللہ سے امیدِ خیر رکھتا ہو اور اللہ پاک کا ذکر بکثرت کرتا ہو۔'' اس حکم الٰہی کا تقاضا ہے کہ ہم اہل اسلام حتی الامکان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اسی آئیڈیل کو زندگی کے ہر مرحلے میں اور ہر لیل و نہار میں مدِ نظر رکھیں۔ حسنِ اخلاق کی یہی کسوٹی ہر دلعزیز بننے کا کامیاب گر ہے۔

یہی وہ حکمت نبویہ ہے جو آدمی کو ''انسان'' بناتی ہے۔ اسی آئیڈیل کی تعلیم و تربیت اور تزکیہِ نفس کا پہلا ثمرہ

امت اسلامیہ کا وہ اولین پاکیزہ گروہ ہے جس نے امام الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے دست و بازو بن کر چہار دانگِ عالم میں اللہ کی وحدانیت اور اللہ کے رسول ﷺ کی نبوت کا پرچار اپنے حسنِ اخلاق اور بلند کردار کے ذریعے کیا۔ ﴿وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَوۡ یُطِیۡعُکُمۡ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَ زَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَ کَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَ الۡفُسُوۡقَ وَ الۡعِصۡیَانَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۙ﴾ [الحجرات ۷] ''اور جان لو بیشک تمہارے درمیان اللہ کے رسول بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں۔ اگر وہ الٹا تمہاری باتیں مان لیتے تو یقیناً تم سخت دشواری میں پڑ جاتے؛ لیکن اللہ پاک نے ایمان کو تمہارے لیے پسندیدہ بنایا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین فرما دیا اور تمہارے دلوں میں کفر، فسق و فجور اور گناہوں سے نفرت جاگزین کر دی۔ ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

ان اوصافِ حمیدہ کے حامل ایمان داروں کا عظیم شرف اور بڑی سعادت یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ترین رسول ﷺ کے ساتھ متعدد صفات میں شریک ہونے کی شہادت نازل فرمائی ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاہُمۡ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ﴾ ''حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ کی معیت سے سرفراز لوگ کافروں پر نہایت سخت گیر اور اپنے آپس میں بالکل رحمدل ہیں، آپ انہیں بکثرت رکوع و سجود کر کے اپنے رب کا فضل اور خوشنودی حاصل کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ ان کے مبارک چہروں پر رب کے لیے سجدوں کا نورانی اثر نمایاں ہے۔'' یہ اسی تلاوت، تزکیۂ نفس اور تعلیم کتاب وحکمت کا نتیجہ ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنی مبارک نگاہوں سے دیکھ لیا۔

آگے اس دینِ حق کے دائرے میں جوق در جوق بنی نوع انسان کی آمد کی نوید جانفزا بھی پیش فرمائی:

﴿کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِہِمُ الۡکُفَّارَ﴾ [سورۃ الفتح ۲۹] ''ایک زرخیز کھیتی کی طرح جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسے تقویت دی، جس سے وہ مضبوط و توانا ہو کر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ یہ منظر کھیتی باڑی کرنے والوں کی نگاہ میں بہت خوش کن ہوتا ہے (انہیں اس قدر ترقی عطا فرمائی) تاکہ ان کے ذریعے کافروں کو غیض و غضب میں مبتلا کر دے۔''